ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

دیدہ ور

وہی دیدہ ور اور اہلِ نظر ہے
جو پتھر کے اندر شرر دیکھتا ہے

ملے ہیں جو مٹی میں ناچیز دانے
وہ اُن میں شجر اور ثمر دیکھتا ہے

جمادات کو تو سمجھتا ہے ساکن
وہ ذروں میں بجلی کے پَر دیکھتا ہے

تو پھولوں میں بس رنگ و بُو کا ہے طالب
وہ کلیوں کا زخمِ جگر دیکھتا ہے

اشارے سمجھتا ہے ہر برگِ گُل کے
رموز آشنا کچھ ادھر دیکھتا ہے

نگاہوں کی جس تک نہیں ہے رسائی
وہ ہر شے میں اس کا اثر دیکھتا ہے

تجھے چشمِ بے نم سے دِکھتا نہیں ہے
وہ جو حُسن با چشمِ تر دیکھتا ہے

سمجھتا ہے تو جس کو شبنم کا قطرہ
وہ اس میں ضیائے گہر دیکھتا ہے

ہُنر میں بھی کرتا ہے تو عیب چینی
وہ عیبوں کے اندر ہُنر دیکھتا ہے